والِدَین کے ساتھ حسن سلوک اوران کی تعظیم وخدمت کی فضیلت وثواب

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي وَصَّى الْإِنْسَانَ بِبِرِّ وَالِدَيْهِ، فَاللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الحَمْدُ، آمَنَّا بِكَ وَبِمَلَائِكَتِكَ، وَكُتُبِكَ وَرُسُلِكَ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، وَالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ، وَنَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، رَضِينَا بِكَ رَبًّا، وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا، وَنَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ، فَاللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَالتَّابِعِينَ. أُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ بِتَقْوَى اللَّهِ، قَالَ تَعَالَى:(وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ)(١).

رفیقانِ ملتِ اسلامیہ! میرے عزیز بھائیو! ربِّ ذوالجلال والاکرام کا فرمان عالیشان ہے:(وَقَضَى رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا)(٢) اورتمہارے رب نے یہ حکم دیا ہے کہ اس کےسوا کسی کی عبادت نہ کرو اور والِدَین کے ساتھ اچھا سلوک کرتے رہو، ایک دوسری آیتِ مبارکہ میں ارشاد ہے:(أَنِ اشْكُرْ لِي وَلِوَالِدَيْكَ إِلَيَّ الْمَصِيرُ)(٣) یہ کہ تو میری اور اپنے والِدَین کی شکر گذاری کیا کر، ان دونوں آیاتِ کریمہ میں باری تعالیٰ نے ماں باپ کی خدمت اور ان کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دیا ہے پس ربّ کریم نے اپنی اطاعت و شکر گذاری کو والِدَین کی اطاعت وشکر گذاری کے ساتھ جوڑ کر بیان کیا ہے اور یہ

---

(١) النساء: ١.
(٢) الإسراء: ٢٣.
(٣) لقمان: ١٤.

اسلوب و الِدَین کے مقام کی عظمت اور ان کے مرتبے کی بلندی کی کھلی دلیل ہے اور اس میں ماں باپ کی تعظیم و خدمت کو دوسروں پر مقدم رکھنے کا واضح پیغام ہے پس حقوقُ اللہ کے بعد والِدَین کے حقوق سے اہم کوئی چیز نہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ خالق کائنات جَلَّ جَلَالُہٗ نے انسان کو پیدا فرمایا تو ماں باپ کو اس کے وجود کا سبب بنایا اور اُنہیں اس کی پرورش کا ذریعہ بنایا اور بچے کے بڑے ہونے تک اور مستقل بالذات ہونے تک ماں باپ سے اس کی نگہداشت اور تعلیم و تربیت کا کام لیا پس ہم میں سے ہر آدمی پر ضروری ہے کہ وہ ماں باپ کے احسانات اور ان کی قربانیوں کو یاد رکھے اور ان کے حق میں ہمیشہ یہ دعا کرتا رہے: (رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا)[١]. اے میرے رب ان دونوں پر رحمت فرما جیسا کہ ان دونوں نے میرے بچپن میں مجھے پالا پوسا، درحقیقت ماں باپ کے لئے رحمت و مغفرت کی دعا کرنا بچوں پر لازمی حق ہے انبیاء و رُسُل عَلَیْہِمُ السَّلَام نے اس کا اہتمام فرمایا ہے چنانچہ اللہ کے جلیل القدر نبی حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنے والِدَین کیلئے اس طرح دعا کی تھی: (رَبِّ اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ)[٢]. اے میرے رب! میری مغفرت فرما، اور میرے والِدَین کی مغفرت فرما، اور ابو الانبیاء سیدنا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے بھی اپنے والِدَین کے حق میں دعا کی تھی اور اپنے ربّ کریم سے یوں مناجات کی تھی: (رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ

---

(١) الإسراء: ٢٤.
(٢) نوح: ٢٨.

وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ)[1] اے ہمارے رب! قیامت کے دن میری مغفرت فرما دے اور میرے والِدَین کی مغفرت فرما دے اور تمام ہی ایمان والوں کی مغفرت فرما دے ،

ایک عالم دین فرماتے ہیں: جس نے پانچوں نمازوں کا اہتمام کرلیا اس نے بنیادی طور پر اللہ جَلَّ جَلالُہٗ کا شکر ادا کردیا اور جس نے پانچوں نمازوں کے بعد اپنے والِدَین کے لئے دعا کرلی اس نے بنیادی طور پر ان کا حق ادا کردیا[2]. ماں باپ کیلئے دعا کرنا بیٹے کے نیک اور صالح ہونے کی نشانی ہے جیساکہ رسول اکرم ﷺ کاارشاد ہے کہ جب انسان مرجاتا ہے تو اسکے عمل کا سلسلہ منقطع ہوجاتا ہے مگر تین طرح کی نیکیوں کا ثواب اس کو ملتا رہتا ہے آپ ﷺ نے اُنہیں میں یہ بھی ذکر فرمایا:«أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُو لَهُ»[3]. یانیک بیٹا جو (مرحوم ماں باپ) کیلئے دعاکرتا رہے

اپنے والِدَین کے ساتھ اچھا سلوک کرنے والو! ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کا طریقہ یہ کہ ان کی راحت کا خیال رکھا جائے ان کی خوب خدمت کی جائے ان کی ضرورت اور فرمائش پوری کردی جائے ان پر خوب خرچ کیا جائے ان سے نرم اور پاکیزہ گفتگو کی جائے ان کی خوشی اور اُنسیت کا انتظام کیا جائے اللہ کے نزدیک یہ سارے کام نیکیوں میں شامل ہیں چنانچہ سیدنا عبد اللہ ابن

---

(١) إبراهيم: ٤١.
(٢) تفسير البغوي: (٦/٢٨٧) والقائل هو: سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ.
(٣) مسلم: ١٦٣١.

مسعود□ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی رحمۃٌ لِّلعٰلَمِیْن ﷺ سے دریافت کیا : کون سا عمل اللہ کو سب سے زیادہ محبوب ہے؟تو آپ ﷺ نے فرمایا:«الصَّلاَةُ عَلَى وَقْتِهَا».نماز کو اس کے وقت پر ادا کرنا ، میں نے پھر دریافت کیا : اس کے بعد کون سا عمل ؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا:«ثُمَّ بِرُّ الْوَالِدَيْنِ»[١]. اس کے بعد ماں باپ کے ساتھ

اچھا سلوك اور نیک برتاؤ،آئیے دعاکریں کہ یا اللہ! ہماری اور ہمارے والِدَین کی مغفرت فرمادے ان دونوں پر رحمت وکرم فرما دے جیساکہ انہوں نے ہمارے بچپن میں ہم سب کوپالا پوسا اور ہمیں والِدَین کے ساتھ حسن سلوک کی توفیق عطا فرمادے نیزہم سب کو اپنی اور اپنے نبی محمدِ عربی ﷺ کی اطاعت کی توفیق عطافرمادے اوران لوگوں کی اطاعت کی بھی توفیق دیدے،جن کی اطاعت کا تونے حکم دیاہے

أَقُولُ قَوْلِي هَذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَلَكُمْ، فَاسْتَغْفِرُوهُ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ.

(٦) متفق عليه.

الْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْبَرِّ الرَّحِيمِ، يُدْخِلُ مَنْ أَحْسَنَ إِلَى وَالِدَيْهِ جَنَّاتِ النَّعِيمِ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى الْمَبْعُوثِ رَحْمَةً لِلْخَلْقِ أَجْمَعِينَ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَالتَّابِعِينَ.

رفیقانِ ملتِ ایمانیہ! میرے دوستو! بلا شبہ ماں باپ کے ساتھ اچھا برتاؤ بہت محبوب عمل ہے خدائے عزّوجلّ و الِدَین کے ساتھ حسن سلوک کرنے والے کو کامیاب اور نیک بخت بنادیتا ہے اس کو توفیق وعنایت سے نوازتا ہے اس کے معاملات کو آسان کردیتا ہے اور اس کی تکلیفوں اور پریشانیوں کو دور کردیتا ہے[1]، اسی طرح باری تعالیٰ اس بندے کی روزی بڑھادیتا ہے اس کی عمر اور زندگی میں خیر وبرکت ڈال دیتا ہے اپنی اولاد کی طرف سے اس کو بھی حسن سلوک ملتا ہے اور اللہ ربّ العزت اس سے راضی ہوجاتا ہے[2] اوراس کو جنت میں داخل کردیتا ہے، چنانچہ رسول رحمت ﷺ کا فرمان ہے: «نِمْتُ، فَرَأَيْتُنِي فِي الْجَنَّةِ، فَسَمِعْتُ صَوْتَ قَارِئٍ يَقْرَأُ، فَقُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ فَقَالُوا: هَذَا حَارِثَةُ بْنُ النُّعْمَانِ ». ایک بار میں سویا تو میں نے خواب میں اپنے کو جنت میں دیکھا اور وہاں قرآن کریم کی تلاوت کرتے ہوئے ایک قاری کی آواز سنی، تو میں نے دریافت کیا کہ یہ کون صاحب ہیں؟ تو فرشتوں نے بتلایا کہ یہ حارثہ بن

---

(١) مسلم: ١٠٠، حديث: الثلاثة الذين آواهم المبيت على الغار.
(٢) الأدب المفرد للبخاري: ٢. حديث: "رضا الرب في رضا الوالد".

نعمان ہیں رسولِ رحمت ﷺ نے اپنا یہ خواب بیان کرکے حضرت حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہ کی شان میں فرمایا: «كَذَلِكَ الْبِرُّ، كَذَلِكَ الْبِرُّ». نیکی کا ایسا ہی اجر ہوتا ہے، نیکی کا ایسا ہی اجر ہوتا ہے، واضح ہوکہ یہ جلیل القدر صحابی سب سے زیادہ اپنی ماں کے ساتھ حسن سلوک کرنے والے تھے [۱] پس اللہ کے نیک بندو۔ ہم پرلازم ہے کہ ہم اپنے والِدَین کے ساتھ حسن سلوک کی پوری کوشش کریں ان کے ساتھ تواضع اور وفاداری کریں ان کی خدمات اور قربانیوں کا اعتراف کرتے رہیں اور ان کے احسانات کا بہترین بدلہ دیتے رہیں اسی طرح اپنے بچوں اور بچیوں کو بھی اس کی تاکید کرتے رہیں اور ان کے دلوں میں اس پاکیزہ خصلت کی اہمیت بٹھاتے رہیں. آخر میں بارگاہ رب العزت میں دعاہے کہ اِلٰہَ الْعٰلَمِیْن ! ہمیں ہمارے والِدَین کے ساتھ حسن سلوک کرنے والا اور ان کے حقوق ادا کرنے والا بنادے اور ہم کو اوران کو نعمتوں والی جنتوں میں داخل فرمادے **وصَلِّ اللَّهُمَّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ وَالسَّلَامِ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ الْكِرَامِ. وَارْضَ اللَّهُمَّ عَنِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ: أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ، وَعَنْ سَائِرِ الصَّحَابَةِ الْأَكْرَمِينَ.

اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا بِوَالِدِينَا بَارِّينَ، وَبِحُقُوقِهِمَا قَائِمِينَ، وَأَدْخِلْنَا وَإِيَّاهُمْ جَنَّاتِ النَّعِيمِ، اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهِ عَاجِلِهِ وَآجِلِهِ مَا عَلِمْنَا مِنْهُ وَمَا لَمْ

---

(٣) أحمد: ٢٥٥٣٧.

نَعْلَمْ، وَنسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلَكَ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ ﷺ، وَنسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَمَا قَرَّبَ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ أَوْ عَمَلٍ.

اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ الْهُدَى وَالتُّقَى وَالْعَفَافَ وَالْغِنَى.

اللَّهُمَّ وَفِّقْ رَئِيسَ الدَّوْلَةِ الشَّيْخ مُحَمَّد بْن زَايِد وَنُوَّابَهُ وَإِخْوَانَهُ حُكَّامَ الْإِمَارَاتِ وَوَلِيَّ عَهْدِهِ الْأَمِينَ لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ.

اللَّهُمَّ أَدِمْ على دَوْلَةِ الْإِمَارَاتِ الِاسْتِقْرَارَ، وَالرُّقِيَّ وَالِازْدِهَارَ.

اللَّهُمَّ ارْحَمِ الشَّيْخ زَايِد، وَالشَّيخ راشد، وَالْقَادَةَ الْمُؤَسِّسِينَ، وَالشَّيخ مَكْتُوم، وَالشَّيخ خَلِيفَة بْن زَايِد، وَأَدْخِلْهُمْ بِفَضْلِكَ فَسِيحَ جَنَّاتِكَ.

وَاشْمَلْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ بِرَحْمَتِكَ وَغُفْرَانِكَ.

اللَّهُمَّ ارْحَمِ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ: الْأَحْيَاءَ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتِ.

اللَّهُمَّ اسْقِنَا الْغَيْثَ، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا.

عِبَادَ اللَّهِ: اذْكُرُوا اللَّهَ الْعَظِيمَ يَذْكُرْكُمْ، وَاشْكُرُوهُ عَلَى نِعَمِهِ يَزِدْكُمْ.

وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ. وَأَقِمِ الصَّلَاةَ.